تعارف وتبصرہ

قرآنِ مبین کے ادبی اسالیب

ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی

ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، طبع اول اگست ۲۰۰۰ء، صفحات ۲۰۸، قیمت ۵۰ روپئے

قرآن کریم عربی زبان وادب کا معجزہ ہے۔ اس کا اعجاز اس کے نظم، اسلوب اور بلاغت میں بھی ہے، احکام وتعلیمات میں بھی، اس کی غیب کی خبروں اور پیشین گوئیوں میں بھی اور اس کے دیگر پہلو بھی ہیں۔ علماء نے قرآنی اسالیب کے محاسن اور بلاغتوں کو آشکارا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے اور مختلف ادوار میں اس موضوع پر قابلِ قدر تصانیف منظرِ عام پر آئی ہیں۔ ماضی قریب میں مولانا حمید الدین فراہی (م ۱۹۳۰ء) کی کتاب "اسالیب القرآن" اس موضوع پر وقیع اضافہ ہے۔

زیرِ نظر کتاب کے مصنف ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اسلامک اسٹڈیز میں ریڈر ہیں۔ اس کتاب میں انھوں نے قرآن کے ادبی اسالیب کو موضوعِ بحث بنایا ہے اور جاہلی کلام کی تائید سے قرآنی اسالیب کے محاسن اور ان کی بلاغتیں واضح کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

حرفِ آغاز میں اسلوب کی لغوی واصطلاحی تعریفیں اور اس کی لازمی خصوصیات ذکر کی گئی ہیں۔ اس کے بعد قرآن کے انیس ۱۹ اسالیب زیرِ بحث آئے ہیں۔ دو سو صفحات کی اس کتاب کی کتابیات کی فہرست ۱۶۹ کتابوں پر مشتمل ہے۔

اسالیب قرآن کے موضوع پر اب تک کیا کام ہوا ہے؟ اور اس کتاب کی تالیف کے دوران اس موضوع کی کچھ متعین کتابیں مصنف کے پیشِ نظر رہی ہیں یا ان کی تمام کتبیں طبع زاد ہیں؟ ان باتوں کا تذکرہ حرفِ آغاز میں ہونا چاہیے تھا۔ مولانا فراہی کی کتاب ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء میں شائع ہوئی تھی۔ زیرِ تبصرہ کتاب کی قدر وقیمت جاننے کے لیے تبصرہ نگار نے اس کا اول الذکر کتاب سے موازنہ کیا تو حیرت ہوئی کہ اس کا

تقریباً تین چوتھائی حصہ مولانا فراہیؒ کی کتاب سے مستفاد ہے۔ بہت سی عبارتیں اس کا صاف ترجمہ معلوم ہوتی ہیں جس کتاب پر اس حد تک انحصار ہو اس کا خصوصی تذکرہ اور اعتراف ضروری تھا۔

زیرِ تبصرہ کتاب کا دوسرا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس میں بہت سے عربی اشعار کے ترجمے غلط ہیں۔ "تکرار" کی بحث پہلے مجلہ تحقیقاتِ اسلامی (اکتوبر۔ دسمبر ۱۹۸۴ء) میں شائع ہوچکی ہے۔ اس پر نقد واستدراک کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی نے متعدد اشعار کے ترجموں کی غلطی واضح کی تھی۔ (تحقیقاتِ اسلامی۔ جولائی۔ ستمبر ۱۹۸۵ء) مصنف نے اس سے بالکل فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔ چنانچہ وہ ساری غلطیاں اس کتاب میں میں بھی موجود ہیں۔ دیگر بہت سے اشعار کا بھی صحیح ترجمہ نہیں ہوسکا ہے۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

قصیدہ کعب بن زہیرؓ کے شعر اُنبئت اَنّ رسولَ اللہ اوعدنی کا یہ ترجمہ کیا ہے "مجھے بتایا گیا ہے کہ اللہ کے رسول نے مجھے معاف کرنے کا وعدہ کیا ہے (ص۱۱) اوعد (باب افعال سے) کے معنی 'دھمکی دینے' کے ہیں۔

امیہ بن ابی صلت کے شعر فہل تخفی السماء علی بصیر کا یہ ترجمہ کیا ہے "کیا بصیر وعلیم خدا پر آسمان مخفی رہ سکتا ہے؟" (ص۱۵۳) صحیح ترجمہ یہ ہوگا "کیا کسی دیدۂ بینا رکھنے والے شخص پر آسمان مخفی رہ سکتا ہے؟"

خداش بن زہیر کا شعر ہے:

قفار وقد ترعی بہا ام رافع — مذانبہا بین الاسلۃ والصخر

اس کا یہ ترجمہ کیا ہے "اب وہ سارے مقامات صحراء میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ جبکہ ایک زمانہ وہ تھا جب ام رافع کی وجہ سے چٹانوں اور چشموں کے درمیان علاقے محفوظ تھے" (ص۱۱۲) ترعی کے معنی "چرانے" کے ہیں اَسلۃ نباتات کی ایک قسم ہے اور 'مذانب' جانور کو کہتے ہیں۔ صحیح ترجمہ یہ ہوگا "...جب ام رافع چٹانوں اور اسلہ نامی نباتات کے درمیان اپنے جانور چراتی تھی۔"

نابغہ کے شعر ولیس وراء اللہ للمرء مذھب کا ترجمہ یہ کیا ہے "اور اللہ کے سوا

آدمی کے لیے کوئی مذہب نہیں ہے" (ص ۷۹-۸۰) مذہب کا ترجمہ 'جائے فرار' کرنا چاہیے۔

بحتری کے شعر (ص ۱۳۳) میں ازکاھم عوداً کا ترجمہ "سب سے زیادہ طاقت ور" کیا ہے۔ اس کے بجائے "سب سے زیادہ نفاست پسند" (سب سے اچھی خوشبو استعمال کرنے والا) ہونا چاہیے۔ اس طرح کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں۔

اردو خواں طبقہ میں قرآن کے ادبی محاسن کو متعارف کرنے کی یہ ایک اچھی کوشش ہے۔ تاہم ان تسامحات کے نتیجے میں اس کی قدر و قیمت بہت کچھ متاثر ہو گئی ہے۔ امید ہے اس کا اگلا ایڈیشن بہتر صورت میں منظرِ عام پر آئے گا۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی کی ایک پیشکش

عہدِ نبوی کا نظامِ حکومت

پروفیسر محمد یسین مظہر صدیقی

سیرتِ نبوی اور اس کے مختلف پہلوؤں پر اب تک چھوٹی بڑی بے شمار کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ لیکن اس کتاب میں اس لحاظ سے جدت اور ندرت پائی جاتی ہے کہ وہ ایسے موضوعات پر مشتمل ہے جن سے کتب سیرت میں بہت کم تعرض کیا گیا ہے۔ ابتدا میں عہدِ رسالت میں ریاست کے تدریجی ارتقا پر مختصر روشنی ڈالی گئی ہے پھر اس کے دورِ مبارک میں شہری نظم و نسق اور فوجی، مالی اور مذہبی نظاموں سے مفصل بحث کی ہے۔

اسلامی تاریخ اور سیرتِ نبوی پروفیسر محمد یسین مظہر صدیقی کا خاص موضوع رہا ہے۔ ان کا نام اعلیٰ تحقیقی معیار کی ضمانت ہے۔

کتاب پر مولانا سید جلال الدین عمری سکریٹری ادارہ اور نائب امیر جماعت اسلامی ہند کا مختصر اور مفید مقدمہ بھی ہے۔

آفسٹ کی خوبصورت طباعت، عمدہ کاغذ، صفحات ۱۳۶ قیمت ۳۰/- زیادہ منگوانے پر خصوصی رعایت

مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ پان والی کوٹھی۔ دودھ پور علی گڑھ